نمبر ۱ | مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۹ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

سری نگر سے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ بفضل خدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اچھی ہے۔ اور وہاں کی آب و ہوا نے حضور کی صحت پر بہت اچھا کیا ہے۔ حضور نے ۲۴ جون قریباً ۵۰ اصحاب کی معیت میں جناب حافظ روشن علی صاحب کا جنازہ پڑھا ؛

۲۵ جون کی رات کو نہایت زور کی آندھی آئی۔ کئی مکانات کے پردے گر گئے۔ کچھ بارش بھی ہوئی ؛

۲۸ جون بروز جمعہ شاگردان جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے ایک جلسہ میں چند قراردادیں منظور کیں۔ جن میں جناب حافظ صاحب کے انتقال پر رنج و غم کے اظہار کے بعد ان کی کوئی یادگار قائم کرنے کی تجویز کی ؛

۲۹ جون مقامی سکھوں کے جلسہ میں سردار کھڑک سنگھ صاحب مشہور سکھ لیڈر تشریف لائے سکھوں نے باجا [illegible] کا جلوس نکالا۔ جس میں [illegible]

مفتی فضل الرحمان صاحب [illegible] فرمائیں ؛

عظیم الشان خوشخبری

برکات یوم النبی رسول پاک کی سیرت کے جلسہ میں امریکہ کے ۴۷ آدمی مسلمان ہوئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تحریک یوم النبی منانے کے لئے ہندوستان کے طول و عرض میں کی۔ اس کا مفید اثر بڑھ کر اب چیاوا۔ سماٹرا۔ چین۔ شام۔ مصر۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ تک پھیل رہا ہے۔ اور ہر جگہ یہ جلسہ منائے گئے ہیں۔ اور رسول پاک کی سیرت کے برکات کا ظہور بھی شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسلامی مبلغ صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے بنگالی نے ڈیٹرائٹ امریکہ سے ہم کو تار دیا ہے کہ سیرت رسول پاک کے لئے وہاں یوم النبی منایا گیا۔ ۴۷ آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ اور علمی طبقہ میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اللھم زد فزد ؛

یہ خوشخبری میں اسلامی اخبارات کے ذریعہ تمام مسلمانان ہند تک پہنچاتا ہوں تاکہ آئندہ ان کے دل میں ہندوستان کے طول و عرض میں پورے زور سے ایسے جلسوں کے متعلق جوش موجزن ہو ؛

خاکسار:- فتح محمد سیال ایم اے سیکرٹری ترقی اسلام قادیان ؛

تعزیت کے تار

(۱) حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے سرینگر سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تار دیا مہربانی فرما کر حافظ روشن علی صاحب کے ورثاء سے اس صدمہ جانکاہ میں ہماری طرف سے ہمدردی کریں (۲) محمد عبد اللہ صاحب نے کوئٹہ سے الفضل کے نام تار بھیجا جماعت احمدیہ بلوچستان کو حافظ روشن علی صاحب کی [illegible] موت کا اندازہ افسوس ہے۔ اور آپ کے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے ؛

آہ علامہ روشن علیؓ مرحوم

مرثیہ

(از جناب مولوی محمد نواب خاں صاحب ثاقب میرزا خانی)

(۱)

آہ کس روشن ضمیر قوم کا ماتم ہے آج
آہ کس روشن دل بیدار دل کا غم ہے آج
تیرہ و تاریک ہے عالم نظر میں آج کیوں
روشنی کیوں چار اطراف جہاں میں کم ہے آج
دیدۂ احباب سے کیوں غم کے آنسو ہیں رواں
احمدیت کس لئے با دیدۂ پُر نم ہے آج
کیوں دلوں میں آج وہ جمعیت خاطر نہیں
بزم یاران طریقت کس لئے برہم ہے آج
[illegible] تک تو شاداں و شگفتہ یاروں کے دل
چہرہ ہائے دوستاں کا اور ہی عالم ہے آج
کل تلک تھا بزم دل میں ساز و سامان طرب
کیوں خوشی کا تار ٹوٹا راگنی مدھم ہے آج
تک پیران فرخ فال تھے پورے جوان
کچھ بتائے کوئی کیوں پشت جواناں خم ہے آج

چل بسے یاروں کو حیران چھوڑ کر روشن علی
بزم یاراں کو پریشاں چھوڑ کر روشن علی

(۲)

قلزم علم شریعت اور دریائے علوم
اُس کے سینہ میں نہاں لولوئے لالائے علوم
کشور علم الٰہی میں سکندر کی مثال
اور دانائے علوم پاک دارائے علوم
اُس کے ہاتھوں میں مزین خاتم علم و ادب
وہ سلیماں کی طرح فرمانفرمائے علوم
چشم دل پُر نور اسکی گو بصارت تھی ضعیف
گوش ہوش اُس کے تھے گویا چشم بینائے علوم
کان کے رستہ سے اس نے پی لئے علم و ادب
کیا کہوں سُن سُن کے اُس نے کس طرح کھائے علوم
علم و فن کے لعل اوگلتا تھا دہانِ پاک سے
موتیوں سے بھی گرانقدر اُس نے پھیلائے علوم
معدن علم و ہنر وہ مخزن فضل و کمال
کتنے فاضل ہو گئے جب اُس نے بتلائے علوم

عالم و فاضل بہ اثر عامل کامل تھا وہ
ایسا کامل تھا کہ اپنے علم کا عامل تھا وہ

(۳)

کون ایسا درس قرآں اب سنائے گا ہمیں
کون اب رفق و مدارا سے بٹھائے گا ہمیں
طوطئ شکر شکن کے آہ وہ نغمے کہاں
کون حقانی ترانے اب سنائے گا ہمیں
ہے ہزار نغمہ سنج احمدیت دم بخود
وجد میں اور بیخودی میں کون لائے گا ہمیں
اُف جگانے والے نے ملک بقا کی راہ لی
دیکھئے اب کون غفلت سے جگائے گا ہمیں
خار بنکر اک خلش پیدا کرے گا روز و شب
درد اب اُس کی جدائی کا ستائے گا ہمیں
بنکے سودائی پھرینگے دشت و صحرا چھانتے
اُس کا سودا ہے کہ دیوانہ بنائے گا ہمیں
ایک نشہ تھا کہ جس میں چور رہتے تھے مدام
کون ایسا ساغر صافی پلائے گا ہمیں

روٹھ کر احباب سے وہ مست ساقی اُٹھ گیا
بنکے مست ساغر صہبائے باقی اُٹھ گیا

(۴)

پُر ارادت کتنے شاگرد اپنے پیدا کر گیا
نوجوانوں کو علوم حق کا شیدا کر گیا
رہ گئے بیمار محبت نرگس مستانہ وار
اپنے شاگردوں کو مست چشم شہلا کر گیا
مرنے والے میں اثر تھا عیسوی انفاس کا
زندہ جاوید اک دنیا کو زندہ کر گیا
برملا تھا اُس میں نور الدین عالیجاہ کا
نور دین احمد والا۔ دو بالا کر گیا
وعظ شوکت [illegible] کہہ کر باواز بلند
احمدیت کا جہاں میں بول بالا کر گیا
منکروں [illegible] کو نیچا دکھا کر [illegible] بسا
کلمہ اسلام کو دنیا میں اونچا کر گیا
ہوگئی کمزوریاں بیماریاں کافور سب
نام اچھا لے گیا اور کام اچھا کر گیا

احمد والا نشان کا نام لیوا چل بسا
[illegible] کے نام اللہ کا جان مسیحا چل بسا

(۵)

کیا کہیں اُسکے بچھڑ جانے کا کتنا غم ہوا
اپنے دم پر کیا بنی جب آخری دم کا دم ہوا
اس کے پُر اسرار لیکچر اس کے پُر تاثیر وعظ
یاد کر کے دوستوں میں اک بپا ماتم ہوا
بیعت دست مسیحا کا رہا پابند وہ
خوب ہی اُس نے نبھایا عہد جو باہم ہوا
ہاں وہ دربار خلافت کا مرید باصفا
عامل احکام مرشد با دل خورم ہوا
بے تکلف دوستوں کا دوست اور یاروں کا یار
بینوا کہتے تھے بیبرا اک نیا حاتم ہوا
مبتلاؤں کا انیس اور دردمندوں کا جلیس
دوستوں کے درد و غم میں وہ شریک غم ہوا
ان خصائل کا شرف ہے آج باغ خلد میں
کس شکوہ و شوکت و اجلال سے [illegible] ہوا

حافظ حق آشنا اب امن و راحت میں رہو
جنت الفردوس میں اور قصر جنت میں رہو

(۶)

درس قرآں یاد آتا ہے تمہارا کیا کہیں
آہ انداز بیان وہ پیارا پیارا کیا کہیں
ہم جگر کی لیں خبر یا دل کو تھامیں ہائے اجی
ٹکڑے ٹکڑے دل جگر ہے پارہ پارہ کیا کہیں
آہ قرآنی معارف آہ اسرار حدیث
ہاتھ سے کیا دے رہا ہے دل ہمارا کیا کہیں
تھا ابھی اب اک خزانہ معرفت کا ہاتھ میں
بیٹھا جاتا ہے یہ دل آفت کا مارا کیا کہیں
لے گیا ہے ساتھ اپنے روشنی چشم دل
دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں کا تارا کیا کہیں
کچھ نہیں کہنے کے لائق ماجرائے درد دل
دل میں گھٹ کر رہ گیا افسانہ سارا کیا کہیں
وہ ہجوم عاشقان علم و قرآن و حدیث
بزم مستان الٰہی کا نظارہ کیا کہیں

بس تمہارے جاتے ہی سارا سماں جاتا رہا
وہ زمیں جاتی رہی وہ آسماں جاتا رہا

(۷)

جب تمہاری مرگ بے ہنگام کی پہنچی خبر
حضرت والا کے دل پر کیا ہوا اس کا اثر
تار کا پیغام بھیجا خطۂ کشمیر سے
آہ رخصت ہو گیا اسلام کا اک نامور
ظل نور الدین تھا اور پیکر عبدالکریم
ہائے احمدیت دین حق کا راہبر
احمدیت پر بھی اور اسلام پر اسکی وفات
ایک صدمہ ہے بڑا اک حادثہ دشوار تر
اس مصیبت کا غم و اندوہ مٹ سکتا نہیں
سانحہ یہ نقش ہو گا لوح دل پر عمر بھر
دل میں اُٹھتا ہے کہ چل کر خطۂ کشمیر سے
اُڑ کے جا پہنچیں کہیں روشن علی کی نعش پر
موسم گرما کی تابش اسکی مانع ہو گئی
ان کے جسم پاک پر موسم نہ کر جائے اثر

کیوں نہ ہو تم تھے مرید خاص اور اُستاد بھی
ہاں ارادتمند بھی اور صاحب ارشاد بھی

(۸)

یاد رکھتا ہم تمہارے یار تھے غمخوار تھے
تم ہمارے غم ربا تھے یار تھے دلدار تھے
شمع تھے تم تم پہ ہم گرتے رہے پروانہ وار
ماہ تھے تم اور تمہارے گرد ہم پروار تھے
اک زمانہ تھا تمہارے زور پر اُڑتے تھے ہم
تم ہمارے بال و پر تھے اور ہم پرواز تھے
دشمنوں کے آڑے آتے تھے سپر ہو کر ہم
شہسوار فارسی کے تیغ جوہر دار تھے
تم ہی تھے دار وے درد اور تم ہی تھے تیماردار
یاد ہے روز مصیبت جبکہ ہم بیمار تھے
کیا کہیں کیا دل پہ گذری جب ہوئے بیمار تم
کچھ نہ کر سکتے تھے ہم مجبور اور لاچار تھے
درد دل سے کیں دعائیں تندرستی کے لئے
لب پہ اپنے ورد یا ستار یا غفار تھے

تم گئے ثاقب کو بھی جلدی بلا لیجے وہاں
اپنے پہلو میں جگہ دیکر لٹا لیجے وہاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

اخبار "الفضل" کی گذشتہ جلد پر تبصرہ اور سال حال کے متعلق ارادے

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چونکہ "الفضل" کی سولھویں جلد ختم ہو کر اس پرچہ سے سترھویں جلد کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ جلد پر کسی قدر تبصرہ کیا جائے تا جہاں گذشتہ کارگذاری کی یادگار کارکنان اخبار کے لئے آئندہ زیادہ سرگرمی سے کام کرنے کا باعث بن سکے۔ وہاں ناظرین الفضل کو بھی ان کے فرض کی طرف توجہ دلا سکے ۔

گذشتہ سال "الفضل" کو خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ مضامین۔ خطبے اور تقریریں شائع کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ حضرت اقدس کے ڈلہوزی قیام کے ایام میں "الفضل" کا خاص رپورٹر حضور کی خدمت میں حاضر رہا۔ اور حضور کے خطبوں اور تقریروں کے علاوہ دیگر تفصیلی حالات اور حضور کی مصروفیات کے متعلق بھی باقاعدہ تحریریں قلم بند کر کے "الفضل" میں شائع کراتا رہا۔ جو ناظرین کرام کے لئے بہت دلچسپی اور پسندیدگی کا باعث ہوئیں ۔

اسی سال "الفضل" کو حضور کا تحریر فرمودہ "نہرو رپورٹ پر تبصرہ" کے مضامین کا وہ سلسلہ شائع کرنے کا موقع میسر آیا۔ جس نے سارے ملک میں دھوم مچا دی۔ اور بڑے بڑے سیاست دان مسلمانوں کو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ جس قابلیت اور وضاحت سے ان مضامین میں سیاسیات ہند اور خاص کر مسلمانوں کے حقوق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ چنانچہ ان مضامین کی مقبولیت دیکھتے ہوئے رسالہ کی صورت میں چھاپ کر بڑی کثرت سے شائع کیا گیا ۔

دیگر اوقات کی تقریریں اور خطبات جمعہ بھی باقاعدہ شائع کئے جاتے رہے۔ جو نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے دینی اور دنیوی امور میں مشعل ہدایت ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی واقعات اور مسائل حاضرہ کے متعلق ان سے بہت کچھ مستفیض ہوتے رہے۔ اور ہمارے پاس غیر احمدی معززین کی طرف سے ایسی تحریکیں آئیں کہ فلاں فلاں خطبہ کو رسالہ کی صورت میں چھپوا کر کثرت سے مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور انگریزی ترجمہ کرا کر ولایت میں شائع کیا جائے ۔

ان نہایت قیمتی تحریروں کے علاوہ "الفضل" نے خود بھی اہم مسائل حاضرہ کے متعلق اپنی جماعت کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کی عموماً راہنمائی کرنے کی کوشش کی۔ اور وقتی معاملات پر اظہار رائے کیا۔ مذہبی امور کے متعلق لکھنے کے علاوہ مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق کی حمایت میں بھی پُر زور مضامین شائع کئے۔ اور اکثر اوقات اس کی رائے نہایت صائب ثابت ہوئی۔ "الفضل" کے مضامین بکثرت دوسرے اخبارات نے نقل کئے۔ اور گو بعض اخبارات نے الفضل کا حوالہ نہ دیا۔ لیکن ہمارے مضامین کو اپنے خاص صفحات میں جگہ دی ۔

گذشتہ سال ایک خاص عنوان "اشارات" قائم کیا گیا۔ جس کے ماتحت نہایت اہتمام کے ساتھ ہر پرچہ میں اہم اور ضروری امور کے متعلق خامہ فرسائی کی گئی۔ اور نہایت پتے کی باتیں ایسے طرز و انداز میں لکھی جاتی رہیں۔ جسے ناظرین کرام نے بہت پسند کیا۔ اور اکثر اصحاب نے نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں داد دی ۔

اس سال اعلیٰ درجہ کے خوش نویس کاتبوں سے اخبار لکھانے کا انتظام کر کے لکھائی زیادہ گنجان اور باریک کر دی گئی۔ اور اس طرح پہلے کی نسبت قریباً ڈیڑھ گنا مضامین شائع کرنے کی گنجائش نکالی گئی ۔

اس سال کا خاص کارنامہ خاتم النبیین نمبر کی اشاعت ہے جسے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی۔ جو اُردو اخبار نویسی میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اخبار کے مختصر عملہ نے اخبار کو باقاعدہ شائع کرتے ہوئے خاص پرچہ کو مفید اور دلچسپ بنانے میں کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی امداد سے ایسے بے نظیر مضامین میسر آ گئے۔ جن کی تعریف و توصیف کی صدا ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے۔ پھر اس کی اشاعت میں احباب کرام نے جس سرگرمی اور تن دہی سے حصہ لیا۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف اور لائق تحسین ہے ۔

یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی توجہ سے "الفضل" نے گذشتہ سال دینی اور دنیوی نہایت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور خدائے برتر و توانا سے دعا ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی کارکنان "الفضل" کو اس سے بڑھ کر خدمات کی توفیق بخشے ۔

اس سال "الفضل" کو کسی نہ کسی رنگ میں ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی تحریک بڑے زور سے ہوئی۔ اور بہت سے اصحاب نے پُر زور الفاظ میں اس کی ضرورت ثابت کی۔ لیکن اس کا سارا انحصار اخبار کی مالی حالت کے مضبوط ہونے پر ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ احباب کرام اس کی مستقل خریداری بڑھانے کی کوشش فرمائیں اب جبکہ ہم خدا کے فضل و کرم سے نئی امیدوں کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھ رہے ہیں بہی خواہان "الفضل" سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش فرمائیں گے۔ تاکہ اخبار کو بہتر سے بہتر بنا کر ان کی دلچسپی کا زیادہ سامان مہیا کیا جا سکے ۔

کارکنان "الفضل" اپنی ساری ہمت اور کوشش اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے میں صرف کرنا اپنی سعادت اور خدا کا فضل سمجھتے ہیں۔ اور ہر طرح اس کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اس سے زیادہ کچھ لکھتے ہوئے دل ڈرتا ہے۔ للہ الامر جمیعاً۔ احباب سے اس خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی کی مخالفت

ہندو صاحبان حالات زمانہ سے مجبور ہو کر باوجود اپنے دھرم کی سخت ممانعت کے بیواؤں کی شادی پر زور دیتے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کسی بیوہ کی شادی کرانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پختہ خیال ہندو اسے ہندو دھرم کی سخت توہین اور ہتک سمجھتے ہیں۔ اور بیواؤں کو شادی سے باز رکھنا اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں۔ جب ہندو دھرم میں بیوہ کی شادی کی قطعاً اجازت نہیں۔ تو اس کے حامیوں کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ اپنے آپ کو ہندو دھرم کی طرف منسوب کرتے ہوئے بلکہ اس کے "رکھشک" ہونے کے مدعی بن کر اس طریق کو جاری کریں لیکن اگر وہ صرف خود اس پر عمل کرنے اور اپنے خاندانوں میں جاری کرنے پر ہی اکتفا کریں تو بھی خیر۔ لیکن وہ عام جلسوں میں اس پر تقریریں کرتے اور اس کے مخالفین کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ جس سے راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے جذبات کا مجروح ہونا لازمی امر ہے۔ اور جھگڑا فساد پیدا ہونا ضروری۔ چنانچہ حال ہی میں کراچی میں ایک جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا۔ کہ "بدھوا بواہ کے حق میں لوگوں میں پرچار کیا جائے"۔ تو ایسی تقریریں کی گئیں۔ جن کے نتیجہ میں فساد رونما ہو گیا جس میں لاٹھیوں اور چاقوؤں کی نمائش کی گئی۔ اور کئی اصحاب زخمی ہوئے ہمارا خیال ہے۔ اس جلسہ میں فساد کا موجب آریہ لیکچرار کی تقریریں ہوئی ہوں گی۔ جن کی زبان درازی مشہور ہے۔ ورنہ ساتنی ہندوؤں میں برداشت کی جو قوت پائی جاتی ہے۔ وہ یونہی مشتعل نہیں ہو سکتی ۔

معلوم نہیں آریہ بدھوا بواہ پر کیوں اتنا زور دیتے ہیں۔ جبکہ ان کے رشی نے بھی اسے ناجائز قرار دیا۔ اور اس کی بجائے "نیوگ کی آگیا" دی ہے ۔

بھائی پرمانند کی ایک کتاب اور سکھ صاحبان

آج کل سکھ مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے بھائی پرمانند جی کی ایک کتاب کے ضبط کئے جانے کا گورنمنٹ سے پر زور مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں بندہ بیراگی کو ہندو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سکھوں کو اعتراض یہ ہے۔ کہ بندہ بیراگی ہندو نہیں بلکہ سکھ تھا اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بھائی جی نے بعض ایسی تاریخی باتیں لکھی ہیں۔ جو صحیح نہیں۔ اور جن کی وجہ سے سکھوں کی مذہبی روایات پر زد پڑتی ہے۔

جہاں تک بندہ بیراگی کو ہندو ثابت کرنے کا تعلق ہے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ اس بنا پر سکھ صاحبان اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کرنے میں کس طرح حق بجانب قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی انسان کو کوئی قوم اپنے مذہب کا پیرو قرار دیتی ہے۔ تو یہ اس کی ہتک نہیں کرتی۔ بلکہ عزت اور توقیر کا اعلےٰ سے اعلےٰ مقام پیش کرتی ہے۔ پھر ناراض ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں بندہ بیراگی کو جب اس کی نامنزا حرکات کی وجہ سے سکھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ جیسا کہ اخبار شیر پنجاب کے اس سوال سے جو اس نے بھائی پرمانند سے کیا ہے۔ کہ جب تت خالصہ نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ تو کس قدر ہندو اس کی فوج میں بھرتی ہوئے"۔ ظاہر ہے تو پھر خواہ اسے کوئی ہندو قرار دے یا کچھ اور سکھوں کو کیا۔ ہاں اگر اس کے حالات کے سلسلہ میں ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو سکھوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے والی اور ان کی دل آزاری کرنے والی ہیں تو بہتر ہو۔ بھائی جی خود ہی ایسی باتوں کا ازالہ کر دیں۔ تا سکھوں میں ان کے خلاف جو خطرناک رو پیدا ہو رہی ہے اس کا کوئی ناگوار نتیجہ نہ نکلے۔ اور اگر وہ تیار نہ ہوں۔ تو گورنمنٹ کو اس معاملہ میں دخل دے کر فیصلہ کر دینا چاہئے۔ کہ آیا فی الواقعہ بھائی جی کی کتاب دلآزار ہے اگر ہو۔ تو اس کے متعلق قانونی کارروائی کرنی چاہیئے۔

پُرشور مطالبات اور آریہ اخبارات

آریہ اخبارات جو ذرا ذرا سی بات پر شور مچانے اور گورنمنٹ کے کان کھانے کے عادی ہیں۔ جب ان کے اپنے متعلق کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو انہیں گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ ان کے خلاف جو شور برپا ہو۔ اس کی کوئی پروا نہ کرے۔

"ملاپ" لاہور جون کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں کیسے موزوں الفاظ میں گورنمنٹ کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

"حکومت کو یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کب تک پرشور مطالبات کی قربان گاہ پر معقولیت کو شہید کرتی رہیگی۔ اگر اس نے حکومت کرنی ہے۔ اور پوری مضبوطی سے کرنی ہے تو اسے لوگوں کے غیر ضروری شور و شر سے بے پرواہ ہو کر حکومت کرنا ہی قرین مصلحت نظر آئیگا۔ نہ کہ آندھی کے ہر ایک جھونکے سے خواہ وہ کیسا ہی ناملائم اور غیر قدرتی سمت سے آیا ہو سر جھکا کر بلیمیاز دالدینا"

گورنمنٹ اپنی مصلحت آپ سمجھ سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کا مشورہ دینے والوں کو پہلے یہ بات نوٹ کرنا چاہئے کہ خود کبھی "پر شور مطالبات" نہ کریں اور "ناملائم اور غیر قدرتی سمت سے" گورنمنٹ کی طرف ہوا کا جھونکا نہ بھیجیں۔ کیا آریہ اخبارات سے آئندہ کے متعلق یہ امید کی جا سکتی ہے۔

ہندو خاوندوں کے خلاف بیویوں کی بغاوت

اخبار گورو گھنٹال نے "پنجاب کے دو ہندو وکلاء کے خلاف ان کی بیویوں کی طرف سے "سنسنی خیز مقدمات" کی روئداد شائع کرتے ہوئے تمہیداً نہایت حسرت و یاس سے لکھا ہے۔

"جو ہندو دیویاں اپنے کوڑھی خاوندوں کو ٹوکرے میں ڈال کر اپنے سر پر اٹھائے پھرا کرتی تھیں۔ آج ان کی سنتان میں خاوند کے خلاف ایک زبردست جذبہ نفرت پیدا ہو رہا ہے۔ جن مقدس ہندو دیویوں نے اپنے خاوندوں کے اشارہ پر چلکر اپنے آپ کو زندہ آگ میں جلا ڈالا۔ آج ان کی ہی اولاد میں ایسی لڑکیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے خلاف مقدمات دائر کرنے سے گریز نہیں کرتیں"

یاد رہے وہ زمانے گئے۔ جب "ہندو دیویاں" ایسی ذلیل زندگی بسر کرنے پر مجبور تھیں۔ وہ جاہلیت کا زمانہ تھا۔ آفتاب علم طلوع نہیں ہوا تھا۔ اس وجہ سے ہندوؤں نے اس ضعیف مخلوق پر من مانے ظلم و ستم کئے۔ لیکن اسلام نے دنیا میں آکر عورت کو جو رجہ سوسائٹی میں دیا اور اس کے جو حقوق قائم کئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر ہندو خواتین کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ ان کے دل و دماغ میں زندگی کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایسے خاوندوں کے خلاف جو اب بھی انہیں دقیانوسی جوئے کے نیچے رکھنا چاہتے ہیں۔ بغاوت کر رہی ہیں۔ اور اس طرح مجبور کر رہی ہیں۔ کہ انہیں وہی حقوق دیں جو اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ اگر ہندو اس بغاوت کو فرو کرنا چاہتے ہیں تو ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر سیدھے ہاتھ سے انہیں سوسائٹی میں وہی درجہ دیں جو اسلام نے عورت کے لئے قرار دیا ہے۔ ورنہ محض اظہار افسوس اور شور و اویلا انہیں ذلت آمیز زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

انگلستان کا قانون طلاق

آفتاب علم کی ضیا پاشیوں نے تمدن عالم میں ایک ایسا الرٹ خیز انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ کہ تمام مذاہب کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ معاشرت انسانی میں اس قدر الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے مدعیان علم و ارباب فہم فراست کے دماغ چکرا گئے ہیں۔ اور وہ سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کہ اس سراسیمگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس درخت کے سایہ میں پناہ لیں۔ جو آج سے تیرہ صدیاں پیشتر جب دنیا میں علم حاصل کرنا موجب تحقیر سمجھا جاتا تھا۔ ایک بے آب و گیاہ اور ویران علاقہ میں ایک امی انسان نے لگایا۔

عیسائیت نے عورت و مرد کے ایک بار رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جانے کے بعد ان کا انقطاع ناممکن قرار دیا ہے۔ تاوقتیکہ زنا کا ارتکاب نہ ہو۔ اور صدیوں تک عیسائی دنیا اسلامی مسئلہ طلاق پر زبان طعن دراز کرتی رہی ہے۔ اب اگرچہ عیسائی ممالک طلاق کی ضرورت تسلیم کر چکے اور اپنے ملک میں رواج دے چکے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کی صورت وہ نہیں۔ جو اسلام نے پیش کی ہے اس لئے کسی فائدہ کے الٹا ان کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ ملک میں بداخلاقی اور فواحش کا دور دورہ ہے چنانچہ ایک انگریز مسٹر ای آرتھامپسن لکھتا ہے۔

"انگلستان اور ویلز میں دس لاکھ "بیوائیں" ایسی ہیں۔ جو اپنے شوہروں سے الگ تھلگ زندگیاں بسر کر رہی ہیں۔ کیونکہ قانون کہتا ہے۔ کہ فاحشہ زنا کے بغیر طلاق نہیں۔ لیکن کیا کوئی یہ کہنے کی جرات کر سکتا ہے۔ کہ یہ دس لاکھ "بیوائیں" اپنی زندگیاں یونہی بسر کر رہی ہیں۔ کیا ان کی نیچر تبدیل ہو گئی ہے۔ جو احمق یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ یہ بیشمار بیوائیں شرمناک بداخلاقی کی مرتکب نہیں ہو رہی ہیں۔ اسے چاہیئے کہ دماغ کا علاج کرائے .... ہمارے پاگل خانوں میں ۱۰ ہزار شادی شدہ دیوانے ہیں۔ جن کا علاج ناممکن ہے۔ کیا ان کی بیویاں اس انتظار میں ہیں۔ کہ کب ان کے شوہر قبروں میں جائیں اور انہیں دوسرے شوہروں کے ہاں جانا نصیب ہو۔ نہیں نہیں۔ یہ ایسی بداعمالیاں کر رہی ہیں۔ کہ قلم بیان نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی ہے جو یہ ثابت کر سکتا ہو۔ کہ دیوانگی وجہ طلاق نہیں۔ جب تک طلاق کا قانون معقول اور فطری اصولوں کے مطابق نہیں بنایا جائیگا۔ ہمارا ملک بداخلاقی اور بداعمالی سے مامون و محفوظ نہیں رہ سکتا"۔ (ڈیلی ہیرلڈ)

اس کے ساتھ ہی موجودہ قانون کے متعلق لکھا ہے۔

"موجودہ قانون نے اکثروں کی زندگیوں کو نمونہ جہنم بنا رکھا ہے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح اور امن کی راہ جس پر چلکر انسان ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکے۔ وہی ہے جو زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق اسلام نے تجویز کی ہے۔

بمبئی کے ہندوؤں کی ہڑتال

ہندوستان ہر لحاظ سے دنیا کے متمدن ممالک سے پیچھے ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ ہندو تہذیب و تمدن اس پس افتادگی کے لئے بہت بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ بمبئی ہندوستان بھر میں اوّل نمبر پر ہے تعلیم میں ترقی یافتہ ہونے کے علاوہ دوسرے مقامات سے تجارتی تعلقات رکھنے کے باعث یہاں کے لوگ بہت حد تک غیر ممالک کی تہذیب جدید سے اثر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے حال میں جب بعض طبی نقائص کی وجہ سے حکومت بمبئی نے کنوؤں کو بند کر کے تمام شہریوں کے لئے نلکوں کا پانی استعمال کرنے کا قانون نافذ کرنا چاہا۔ تو ہندوؤں نے اسے اپنے مذہب میں مداخلت سے تعبیر کرتے ہوئے بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی۔

بمبئی کے سے تعلیم یافتہ شہر میں جب پرانے خیالات کے ہندوؤں کی یہ حالت ہے۔ تو دوسرے مقامات کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ کاش لیڈران ملک پہلے ملک کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوں۔ اور پھر اہل ملک سے سیاسی ذمہ داریوں کے بجالانے کی توقع رکھیں۔

اشارات

"گلاب" کا بیہودہ شور و شر

آریہ اخبارات کا یہ اصول ہی ان کی فطرت کے سمجھنے میں اتنی تیزی رو کہ یہ جو شائد ہی کبھی دُور ہو۔ بھائی پرمانند کی ایک کتاب کے متعلق سکھوں کے مطالبہ ضبطی کو "پُرشور" قرار دے کر ملاپ (۲۱ جون) ایک طرف تو گورنمنٹ سے یہ کہہ رہا ہے کہ اگر حکومت نے اس کتاب کو ضبط کر لیا تو "یہ سمجھا جائیگا کہ حکومت نے اپنی پالیسی کو پرشور مطالبات کے تابع بنا دیا ہے" لیکن دوسری طرف کسی شخص مسمی مسٹر ایف اے خان درانی بی اے کی ایک کتاب کی آڑ میں جماعت احمدیہ کو بدنام کرتے ہوئے گورنمنٹ سے اسے ضبط کرانے کے لئے شور مچا رہا ہے +

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں دیکھی اور نہ ہماری جماعت کے کسی اس نام کے آدمی نے سوامی دیانند کی زندگی کے متعلق شائع کی ہے۔ ممکن ہے۔ غیر مبایعین میں سے کسی نے لکھی ہو۔ لیکن اسکے جن الفاظ پر بار بار شور مچایا جا رہا ہے۔ ان میں ہمیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جو "شرارت" کہا جا سکے۔ اگر "ستیارتھ پرکاش" کی تعلیمات کے متعلق جنکی علی الاعلان آریہ صاحبان خلاف ورزی کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں "بیہودہ مضحکہ خیز اور طفلانہ" الفاظ استعمال کرنیکی وجہ سے کوئی کتاب قابل ضبطی قرار دیجا سکتی ہے۔ تو ہم ان سے بہت زیادہ سخت اور نہایت ہی دل آزار الفاظ اسی "ستیارتھ پرکاش" میں سے قرآن کریم کے متعلق دکھا سکتے ہیں جسے تمام مسلمان خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتے ہیں اور جس کے ایک شعشہ کی خلاف ورزی بھی گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ کیا آریہ صاحبان ستیارتھ پرکاش ضبط کرانے کیلئے تیار ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں +

ریلوے ملازمین کی بد اخلاقی

اہل ہند کے دلوں میں گورنمنٹ کے متعلق بد دلی اور نفرت پیدا کرنے والے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب وہ سلوک ہے جو بعض ملازمین سرکار کیطرف سے معزز سے معزز لوگوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ حال ہی کا واقعہ ہے۔ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب کو جبکہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ حیدر آباد جا رہے تھے۔ دہلی کے سٹیشن پر ایک ہندو اور ایک اینگلو انڈین ملازم ریلوے نے باوجود اسکے کہ تین روز قبل وہ سیکنڈ کلاس کا ایک درجہ ریزرو کرا چکے تھے۔ گاڑی سے اترنے پر مجبور کیا۔ اور ان کے بیمار بچے کی بھی پرواہ نہ کی گئی۔ جسے گاڑی میں لٹا دیا گیا تھا +

جہاں ہم خواجہ صاحب کو مشورہ دینگے۔ کہ وہ اس معاملہ کو حکام بالا تک ضرور پہنچائیں۔ وہاں ریلوے کے اعلیٰ حکام سے بھی کہیں گے کہ ایسے ملازمین کے متعلق سخت نوٹس لینا چاہیئے۔ جو لوگوں کی تذلیل اور تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو پبلک کا خادم نہیں سمجھتے۔ بلکہ اندھا دھند اپنے احکام کی تعمیل کرانا چاہتے ہیں اور اس طرح اپنے محکمہ کے لئے سخت بدنامی کا موجب بنتے ہیں +

یورپ مسیحی تعلیم کے مطابق شریعت کو "لعنت" قرار دے کر مذہبی پابندیوں سے آزاد ہو گیا۔ اور اسے بہت بڑا کارنامہ قرار دے چکا لیکن توہمات سے آزاد نہ ہو سکا۔ ان میں اسی طرح گرفتار ہے جس طرح وہ لوگ جنہیں مغربی تہذیب کی ہوا تک نہیں چھو گئی۔ بالکل تازہ واقعہ ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکڈانلڈ نے ہوائی جہاز میں سوار ہونے کا ارادہ کیا۔ تو ٹیلیگراموں اور خطوط کے ذریعہ انہیں اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ وجہ یہ بیان کی گئی کہ "ہوائی سفر بدعت اور خلاف مذہب ہے" اور دلیل یہ دی گئی کہ "اگر خدا کو انسان کا اُڑنا منظور ہوتا۔ تو وہ ضرور انسانوں کے شانوں پر بھی پَر پیدا کر دیتا" +

اتنی قوی اور مضبوط دلیل کے آگے تسلیم خم نہ کرنیکی وجہ سے اگر خطوط لکھنے اور تار بھیجنے والے "خادمان دین مسیحیت" کو اپنے وزیر اعظم کی عقل و سمجھ کے متعلق خطرات لاحق ہوں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ دلیل انہوں نے ہوائی جہاز کے متعلق ہی کیوں پیش کی۔ اور وہ بھی اسوقت جب مسٹر میکڈانلڈ نے وزارت عظمیٰ پر متمکن ہو کر ہوا میں اڑنے کا ارادہ کیا۔ کیا اس سے قبل انگلستان میں کوئی شخص ہوائی جہاز میں کبھی سوار نہیں ہوا۔ اگر بیسیوں نہیں ہزاروں انسان اب تک ہوا میں اُڑ چکے ہیں۔ تو کیوں گزشتہ روز اول ہی میں انہیں باز رکھنے کی کوشش نہ کی گئی۔ کیا یہ بجائے "وزیر اعظم" ہی ایسے سمجھے گئے کہ جن کے متعلق سے متاثر ہونیکی عوام سے توقع نہ تھی۔ اس سے وہ قائل ہو جائیں گے +

معلوم نہیں "وزیر اعظم" نے اپنے ان خیر خواہوں کو کیا جواب دیا لیکن ان سے یہ سیدھا سادہ سوال پوچھا جا سکتا تھا کہ اگر ہوائی جہاز میں اڑنا اسلئے "بدعت اور خلاف مذہب" ہے کہ خدا وند خدا نے انسانوں کے شانوں پر پَر نہیں پیدا کئے۔ تو بحری جہازوں میں سفر کرنا کیونکر جائز ہے۔ جبکہ انسانوں کو بحری جانوروں کی شکل میں نہیں بنایا گیا۔ اگر ان جہازوں میں سوار ہونا بھی "خلاف مذہب" قرار دے دیا جائے۔ اور تمام انگریز بشرح صدر اسپر "ایمان" لے آئیں۔ تو مزا ہی آ جائے۔ یوں تو نہ معلوم اہل ہند کو کب "سوراجیہ" حاصل ہو۔ لیکن جہاز رانی کے ذریعہ سمندری سفر "خلاف مذہب" قرار پا جانے پر یقیناً ۳۱ دسمبر کی آدھی رات سے پہلے پہلے مکمل سوراجیہ میسر آ سکتا ہے +

کہا جاتا ہے

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے

لیکن یہ کلیہ "آقائے ظفر علیخان" نے "شہریار غازی امان اسد خان" کے بارے میں غلط قرار دے دیا۔ جبکہ آپ ان کا "ساتھ" دینے کیلئے لاہور سے سیدھے بمبئی پہنچے۔ "جمعیۃ العلماء ہند کے واحد ترجمان" "الجمعیۃ" (۲۴ جون ۲۹ء) کے الفاظ میں انہوں نے یہ تکلیف محض اسلئے گوارا کی۔ "تاکہ غازی موصوف کی خدمت میں زمیندار کے پرچوں کا وہ تمام فائل پیش کر سکیں جس میں شاہ امان اللہ کی حمایت اور بچہ سقہ اور اسکے رفقاء کی مذمت کی گئی ہے"

یہ "غرض" بہت مبارک ہے اور نہایت اہم بھی۔ کیونکہ اگر دست قضا "زمیندار" کو اپنا "امان اسد خان نمبر" شائع کرنیکا موقعہ دیدیتا۔ تو بہت ممکن تھا۔ "اعلیحضرت ہمایوں" فتح کابل کے جشن کی مصروفیات کی وجہ سے اسکے مطالعہ کی فرصت ہی نہ نکال سکتے۔ لیکن اب جبکہ وہ کلی طور پر ایسے خرخشوں سے فارغ ہو کر یورپ کا سفر اختیار فرما رہے تھے۔ ضروری تھا کہ سفر کو دلچسپ بنانے کیلئے انکے پاس کوئی سامان ہوتا۔ اور یہ سامان "زمیندار" کے ان پرچوں سے بڑھ کر کیا ہو سکتا تھا جنمیں "شاہ امان اسد کی حمایت اور بچہ سقہ اور اس کے رفقاء کی مذمت کیگئی ہے"۔ امید ہے "شہریار غازی" آقائے ظفر علی کے اس "ہدیہ عقیدت" کی پوری پوری قدر کرینگے اور یہ احسان عظیم تا عمر نہ بھولینگے +

یوں تو "شہریار غازی" کے لئے "زمیندار" کا ہر ایک وہ صفحہ اور اس صفحہ کی ایک ایک سطر نہایت ہی لطف اور دلچسپی کا موجب ہوگی۔ "جس میں شاہ امان اللہ کی حمایت اور بچہ سقہ اور اسکے رفقاء کی مذمت کی گئی ہے"۔ لیکن منظوم کلام پڑھ کر تو انکی خوشی کی حد نہ رہیگی۔ اور حسب ذیل "مرصع شعر" تو جھوم جھوم کر پڑھیں گے

شاہ غازی کو تو یلغار کی جب حاجت ہو
کہ مٹا دے نہ زمانہ سے زمیندار تجھے

یورپ میں اگر کسی نے ان سے کابل کو خانہ جنگی کے گرداب میں بیکا چھوڑ آنے کی وجہ پوچھی۔ تو وہ اپنے اس سابقہ بیان میں کہ "میں نے رعیت کے خون کے چھینٹوں سے اپنا دامن بچانیکے لئے قبائے سلطنت ہی اُتار پھینکی" یہ قابل فخر اضافہ بھی کر سکینگے۔ "میں نے اپنے دشمنوں کو مٹانے کا کام "زمیندار" کے سپرد کر دیا ہے۔ چنانچہ اسبارے میں آقائے "زمیندار" ظفر علیخان کو بمبئی سے روانگی کے آخری لمحہ میں تفصیلی ہدایات دیدی گئی ہیں۔ وہ جب اپنا کام ختم کر لینگے اسوقت مجھے مطلع کر دینگے۔ اور میں واپس جا کر کابل پر "امان اللہی پرچم" لہرانے لگ جاؤنگا +

ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت رنج ہوا کہ امان اسد خان کے پاس یورپ جاتے وقت چند ہزار پونڈ سے زیادہ پونجی نہ تھی۔ وہ یورپ جہاں شاہانہ ٹھاٹھ سے تھوڑا ہی عرصہ قبل وہ سفر کر چکے ہیں۔ وہاں جاتے ہوئے انکے پاس جتنا بھی روپیہ ہوتا۔ کم تھا۔ لیکن افسوس آقائے ظفر علیخان کے سے زر کشوں نے ایسی حالت میں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور بمبئی تک تعاقب کیا۔ معلوم نہیں "الجمعیۃ" کی یہ دُعا مکمل طور پر پوری ہوئی یا ادھوری کہ "خدا تعالیٰ مولانا کو اپنے ذاتی مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور آپ کا یہ سفر بھاگوان ہو۔ اور خدا کرے فردوس دونوں باپ بیٹوں کو قرض کی بلا سے سبکدوش کرے" +

مکتوب امام علیہ السلام

چند اہم سوالات کے جواب

ایک صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے خط کے جواب میں لکھایا:۔

آپ کے سوال کے جواب کے لئے اخبار "لائٹ" کا دیکھنا ضروری تھا۔ اس لئے اس کا پرچہ منگوایا گیا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو سوال خط میں کیا ہے وہ ان سوالات سے مختلف ہے جن کا جواب آپ نے "لایٹ" سے مانگا ہے اس اختلاف کو مدِنظر رکھتے ہوئے میں اس سوال کا جواب بھی لکھ دیتا ہوں جو خط میں آپ نے کیا ہے۔ اور ان سوالوں کا بھی جو آپ نے لائٹ سے کئے ہیں

دنیا کی پیدایش کا سلسلہ

آپ نے خط میں یہ سوال کیا ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک ایک دنیا کے تباہ ہو جانیکے بعد دوسری دنیا پیدا کر دیجاتی ہے اور روحیں برہم لوک سے واپس کر کے اس دنیا میں بھیجدی جاتی ہیں لیکن آپ کے نزدیک قرآن کریم دنیا کی پیدایش اور بعد میں آنیوالی دنیاؤں کے متعلق خاموش ہے اور آپ کے نزدیک اسپر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر قیامت کے بعد اور نئی دنیا پیدا نہ کیگئی۔ تو روحیں ہمیشہ کے لئے جنت میں رہینگی اور اس صورت میں روحیں بدی ہو جائینگی اور خدا تعالےٰ بالکل نکما اور سست بیٹھ جائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم دنیا کی پیدایش اور آیندہ زمانہ کے متعلق خاموش نہیں ہے قرآن کریم کے صاف الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کا اعادہ کرتا رہتا ہے اور اعادہ کرتا رہے گا اور قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات معطل نہیں ہوتیں۔ پس یہ اعتراض کہ خدا تعالےٰ کسی وقت نکما ہو جائے گا اور سست ہو کر بیٹھ جائے گا درست نہیں اگر بعض ارواح جنت میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لئے داخل ہو جائیں تو اس کے یہ معنے نہیں کہ دوسری کوئی اور دنیا پیدا ہی نہ ہو۔ پہلی دنیا کی ارواح ہمیشگی کی زندگی پانے کے لئے جنت میں داخل ہو جاتی ہیں اور ایک نیا دار العمل پیدا کر دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات کے ظہور کے لئے ضروری ہے +

دو قسم کی صفات

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک وہ جو کہ وقفہ چاہتی ہیں یعنی وہ آرام کی محتاج تو نہیں ہوتیں جس کا نام تعطل ہے لیکن خود مخلوق کے فائدہ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انکے ظہور میں وقفہ ڈالدیا جائے۔ جیسے مثلاً مارنے کی صفت۔ اللہ تعالیٰ اسبات سے عاجز نہیں کہ بندہ کو ہمیشہ زندہ رکھے لیکن اگر بندے پر موت نہ آئے۔ تو وہ اپنے اعمال کی کامل جزا نہیں حاصل کر سکتا۔ کیونکہ انسانی نیکی کی کامل جزا اور اسکی بدی کی کامل سزا اسی دنیا میں دوسرے لوگوں کی نظروں کے سامنے ملجائے۔ تو پھر شریعت کی جزا ر بالکل ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ اخفا ر جو ایمان کی جزا ر کے لئے ضروری ہے قائم نہیں رہتا پس اللہ تعالیٰ خود بندہ کے فائدے کے لئے اور انکو انعامات کا مستحق بنانے کے لئے اسپر موت وارد کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ایک صفات دائمی طور پر اپنا ظہور چاہتی ہیں۔ بلکہ اصل مقام اللہ تعالیٰ کی صفات کا یہی ہے کہ وہ دائمی طور پر ظاہر ہوں۔ اگر مرنے کے بعد ایک ابدی زندگی انسان کو حاصل نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا دائمی ظہور کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے۔ اسکی عدم موجودگی میں تو صفات الٰہیہ صرف رک رک کر ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ جو ان کا کامل ظہور نہیں ہے آریوں نے جو تھیوری پیش کی ہے وہ بھی ارواح کے ازلی ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ ارواح جب واپس آتی رہتی ہیں تو دوام کی زندگی سے تو محروم نہیں ہوتیں +

اسلامی جنت

دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اسلامی نجات عدم عمل کا نام ہے۔ اسلام کی پیش کردہ جنت سستوں اور نکموں کا مقام نہیں ہے بلکہ قرآن کریم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس دنیا سے بھی زیادہ کام ہوگا۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کے لئے خطرہ رہتا ہے کہ وہ اپنے حاصل کردہ مقام سے گر جائے لیکن جنت میں انسان گرنے کے خطرہ سے محفوظ ہو جاتا ہے مگر ترقیات کے میدان وہاں بھی کھلے ہوتے ہیں۔ اور آگے بڑھنے کی خواہش اور بھی زیادہ زور سے اسکے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عمل کا میدان بجائے تنگ ہونیکے وسیع ہو جاتا ہے پس گو قرآن کریم کی تعلیم کے یہ خلاف ہے لیکن اگر یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ ایک دنیا کی ہلاکت کے بعد اور روحوں کو جنت میں داخل کرنے کے بعد اور نئی دنیا خدا تعالیٰ نہیں پیدا کرے گا تو بھی یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا کہ خداوند تعالیٰ نکما اور سست ہو جائے گا +

آپ نے جن سوالات کا ذکر لائٹ کے حوالے سے کیا ہے ان کے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ میں آپ کے سوالات کا جواب نہیں دیا گیا۔ ہم آپ کے سوالات۔ ذیل میں درج کر کے انکے جوابات تحریر کرتے ہیں +

موجودہ دنیا سے پہلے لوگوں کی جزا و سزا

سوال ۱۔ کیا جزا سزا اور قیامت ان لوگوں کے لئے بھی جو گذشتہ جہانوں سے تعلق رکھتے تھے قائم کی گئی۔ اور ان کی روحیں اب اپنے اعمال کے مطابق دوزخ یا بہشت میں ہونگی۔ یا یہ کہ جب ایک نئی دنیا پیدا کی جاتی ہے تو گذشتہ جہانوں کی روحیں تباہ ہو جاتی ہیں کیونکہ خداوند تو پیدا کرتا ہے اور ان کو برباد بھی کر سکتا ہے تمام روحیں اسکی قدرت یا مرضی کے ماتحت ہیں +

جواب۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ وہ انسان جو ہماری دنیا سے پہلی دنیا میں گذر چکے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے انعامات اور اسکی جزا حاصل کر رہے ہوں۔ یا وہ تباہ کر دیئے گئے ہوں اور ان کی جگہ ایک نئی دنیا پیدا ہو گئی ہو لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کے کلام سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہم سے پہلے جو مخلوق گذر چکی ہے اسکی ارواح کس حد تک کمال کو پہنچ چکی تھیں اور نہ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکی سزا دائمی تھی یا محدود۔ اس لئے ہم بالجزم یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آیا اس مخلوق کی ارواح دائمی انعامات پا رہی ہیں یا سزا حاصل کر رہی ہیں یا بوجہ اس کے کہ انکی ارواح موجودہ انسانی ارواح سے نامکمل تھیں وہ تباہ کر دی گئیں۔ اس سوال کا جواب چونکہ ہماری بہتری یا ہماری روحانی ترقی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اسلئے قرآن کریم اس بارہ میں خاموش ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفات پر روشنی ڈالنے کے لئے صرف اتنا بتاتا ہے کہ ہم سے پہلے بھی مخلوق ہوا کرتی تھی اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی صفات میں تعطل نہیں ہوتا۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ارواح خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت ہیں اور وہ تباہ کر سکتا ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ تباہ کر بھی دے۔ اگر وہ چاہے اور قائم رکھے تو کوئی اس کے راستے میں روک نہیں بن سکتا +

جنت و دوزخ

سوال ۲ جنت اور دوزخ کہاں ہیں؟

جواب۔ دوزخ اور جنت کا مقام ہم کوئی تجویز نہیں کر سکتے در حقیقت ان دونوں چیزوں کے لئے مقام تجویز کرنا بھی غلط ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں مادی مقامات سے بالا ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومنوں کا بدلہ تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا۔ اور رسول کریم صلعم فرماتے ہیں۔ یہ بدلہ ادنیٰ مومن کا بدلہ ہے اگر کوئی مادی مقام جو کسی سیارے سے مخصوص ہوتا جنت کیلئے قرار دیا جاتا۔ تو ایک ادنیٰ مومن کا بدلہ آسمانوں اور زمین کے برابر کس طرح ہو سکتا تھا +

نئی دنیا کے انسانوں کی شکل

سوال ۳ کیا موجودہ دنیا کی تباہی اور قیامت کے بعد ایک نئی دنیا پیدا ہوگی جس کے انسانوں کی شکل اس آدم کی شکل پر ہوگی جو سب سے پہلے پیدا کیا جائے گا +

جواب۔ قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے تباہ کرنے کے بعد پھر ایک اور دنیا پیدا کرے گا۔ کیونکہ اعادہ صفات الٰہی کمال الوہیت کے لئے ضروری ہے جب ایسا کرنا لازمی ہے تو یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ آیندہ بھی کوئی آدم پیدا کرے گا جو اپنی آیندہ نسل کے لئے نمونہ ہوگا +

گذشتہ دنیا کا قرآن۔ مذہب اور نبی

سوال ۴ کیا قرآن کریم گذشتہ زمانوں میں موجود یا کسی اور شکل میں موجود تھا۔ کیا اسلام ہی ان لوگوں کا مذہب تھا۔ ان جہانوں میں کون کون انبیاء تھے +

جواب ا۔ قرآن کریم اس کتاب کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اگر پہلی مخلوق اس درجہ کمال تک پہونچی ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی کلام الٰہیہ کی محتاج تھی۔ تو یقیناً اس کے لئے کوئی نہ کوئی وحی الٰہی نازل ہوئی ہوگی۔ لیکن اس کا نام ہم قرآن نہیں رکھ سکتے ہاں ان لوگوں کے مذہب کا نام اسلام ضرور رکھینگے کیونکہ جو وحی بھی خداتعالےٰ کی طرف سے آئے گی اس کا ماننا ضروری ہوگا۔ اور ہر اس مذہب کا نام اسلام ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی وحی کا ماننا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

آپ کے سوال کا آخری حصہ نہائت عجیب ہے۔ آپ پوچھتے ہیں ان زمانوں کے نبیوں کے کیا نام تھے۔ جب ان عالموں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کی تفصیلی حقیقت سے ہمیں آگاہ نہیں کیا گیا۔ تو ان کے نبیوں کے نام بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور بغیر بتائے ہم کس طرح آپ کو بتا سکتے ہیں۔

الفضل کی ۱۷ ویں جلد کا آغاز

خداتعالےٰ کے فضل سے اس نمبر کے ساتھ الفضل نے اپنی عمر کا سولہواں سال ختم کر کے سترھویں سال میں قدم رکھا ہے۔ ہم نے کوشش کی۔ کہ الفضل بہتر سے بہتر مضامین کے ساتھ عمدہ لکھوائی۔ چھپائی کاغذ سے مزین ہو کر وقت پر آپ کے پاس پہنچتا رہے۔ اور الحمد للہ کہ اس بارے میں ایک حد تک ہمیں کامیابی ہوئی۔ دوسرا فرض آپ کا تھا۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔ سو ہر ایک خریدار خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس بارے میں کیا کوشش کی۔ میں تو بلحاظ خریداروں کے الفضل کو وہیں دیکھتا ہوں جہاں وہ پچھلے سال اس تاریخ کو تھا۔ کیا احباب کرام اس سال اس کی تلافی میں اپنی مساعی جمیلہ صرف فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ الفضل میں جس قسم کی ترقی بھی احباب کرام دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا دار و مدار اس کی توسیع اشاعت پر ہے اور یہ ہمارے احباب کے ذمہ ہے۔ جلد کے اختتام پر اکثر خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ ان سب کے نام اسی ہفتہ میں وی۔ پی کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے۔ وصول کر لئے جائینگے۔ واپس انکاری نہ آئینگے جس کے نتیجہ میں ہمیں اخبار تا وصولی قیمت روکنا پڑتا ہے۔ (مینیجر الفضل)

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبدالعلیم صاحب صدیقی کے اعتراضوں کے جواب میں ہماری طرف سے جو تین نمبر شائع ہوئے ہیں۔ اس کے بعد غیر احمدی بالکل دم بخود ہیں۔ البتہ بعض لوگ اپنے احمدی رشتہ داروں کے ہاں جا کر شکوک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک احمدی بھائی کے مکان پر ان کا ایک جوشیلہ رشتہ دار تفسیریں وغیرہ لے کر ایک روز اسی غرض کے لئے آیا۔ مجھے اطلاع ملی۔ تو میں ان کے مکان پر چلا گیا۔

وفات مسیحؑ

اس نے وفات مسیحؑ پر گفتگو کی۔ اور تفسیر حسینی سے آئت اذ قال اللہ یعیسیٰ نکالی وہاں متوفیک کے معنے "وفات دینے والا ہوں" لکھے تھے۔ میں نے کہا۔ معاملہ تو اب صاف ہو گیا۔ خدا نے وفات دینے کے بعد ان سے اپنی طرف اٹھا لینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور تمام پاک لوگ وفات کے بعد اعلےٰ علیین میں خداتعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ پس اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ابھی تک خدا نے اپنی طرف نہیں اٹھایا۔ تو پھر ابھی تک ان کی وفات بھی نہیں ہوئی۔ اور اگر خدا نے اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔ تو پھر ان کی وفات بھی ہو چکی ہے۔ نیز اس آئت میں پہلا وعدہ وفات دینے کا ہے اور دوسرا وعدہ اپنی طرف اٹھانے کا۔ اب ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگانا چاہیئے۔ کہ ان دونوں وعدوں کے پورا ہونے کا ذکر بھی اس میں آیا ہے یا نہیں۔ اگر قرآن سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ دونوں وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ تو پھر یہ کہنا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ ابھی فوت نہیں ہوئے۔ سخت غلطی اور قرآن کریم کی نافرمانی ہوگی چنانچہ آئت فلما توفیتنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ اور بل رفعہ اللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کا ذکر موجود ہے۔ کیونکہ قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے حضور جو بیان دینگے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میں جو اپنی قوم کی نگرانی کر رہا تھا۔ میری وفات نے اس نگرانی کو ختم کر دیا۔ چونکہ اس وقت حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کے نگران نہیں بلکہ ان کی نگرانی ختم ہو چکی ہے لہٰذا ان کے بیان کے مطابق ان کی موت نے ان کی نگرانی کو ختم کر دیا ہے

دوسرے وہ خدا کے حضور یہ بیان دینگے۔ کہ میری قوم میری موجودگی میں نہیں بگڑی۔ کیونکہ میں ان کی نگرانی کرتا تھا۔ یہ میری وفات کے بعد بگڑی ہے۔ چونکہ ان کی قوم یعنی عیسائی بگڑ چکے ہیں۔ لہٰذا ان کے بیان کے مطابق ان کی موت کے بعد یہ بگڑے۔ پس وفات کا وعدہ قرآن کریم کی رو سے پورا ہو چکا اور جس طرح تمام نبیوں کو خدا نے درجہ بدرجہ اپنی طرف اٹھا لیا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰؑ کو بھی اٹھا لیا۔

کنز العمال میں حدیث آتی ہے۔ من تواضع للّٰہ رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ کہ جو خدا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اس کو خداتعالےٰ ساتویں آسمان پر اٹھا لیتا ہے۔

وحی اور نبوت کا اجراء

پھر اس نے کہا۔ مرزا صاحب نے وحی کا دعویٰ کیا تھا۔ حالانکہ وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور پھر انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ آنحضرت صلعم کے آنے سے سب نبی ختم ہو گئے ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں نے مشکوٰۃ سے حدیث دکھلائی۔ کہ آنیوالے مسیحؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی فرمایا اور اس پر وحی نازل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اب دونوں قسم کی حدیثوں کو ملانے سے صحیح مطلب یہ نکلا کہ آنحضرتؐ کے بعد شریعت والی وحی بند ہے اور کوئی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔ لوگوں کو دھوکہ اس واسطے لگتا ہے کہ وہ آنحضرت کی دونوں قسم کی حدیثوں کو ملا کر معنے نہیں کرتے۔ غیر شرعی نبی اور بغیر شریعت کے جو وحی ہے۔ وہ بند نہیں ورنہ آنحضرت صلعم آنیوالے کو نہ نبی کہتے اور نہ اس پر وحی نازل ہونے کا ذکر فرماتے۔

ایک مقام بُتاکے ہے۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت ہے لیکن بدقسمتی سے عموماً آریہ خیالات سے متاثر ہیں۔ ایک عرصہ سے وہ مجھے بلانیکا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ چند روز ہوئے انہوں نے مجھ کو بلایا۔ تناسخ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور میں نے ان کے شکوک رفع کئے۔ پھر انہوں نے ایمان بالملئکہ کے متعلق سوال کیا۔ جس کا ظاہری وسائل سورج چاند بادل وغیرہ کے ذریعے باطنی وسائل کا ان کو پتہ دیا۔ اور ملائکہ کے وجود اور دیگر ایمانیات کے پر حکمت ہونے کے متعلق مفصل سمجھایا پھر الست بربکم قالوا بلیٰ کے متعلق سوال کیا گیا۔ جس کی مفصل تشریح سمجھائی اور بتلایا۔ یہاں پر آدم اور اس کی پشت سے تمام روحیں نکالنے کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ یہاں پر بنی آدم کا ذکر ہے اور انہی سے انبیاء کی معرفت الست بربکم کا عہد لیا گیا۔ اور آدم کی اولاد پر آدم کی اولاد سے ہی شہید یعنی نبی بنائے گئے۔ علیٰ انفسھم سے مراد ان کے ہم جنس ہیں جیسا کہ دوسری جگہ خداتعالےٰ بنی اسرائیل کو فرماتا ہے۔ ثم انتم ھٰؤلاء تقتلون انفسکم۔ چنانچہ آگے خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تقولوا انا کنا عن ھذا غافلین۔ کہ یہ اقرار ہم نے اس لئے لیا ہے۔ کہ تم یہ نہ کہہ دو۔ کہ ہمیں تو کچھ خبر نہیں تھی اگر روحیں پہلے پیدا کی گئی تھیں اور ان سے الست بربکم کا اقرار لیا گیا تھا۔ تو وہ عہد کسے یاد ہے۔ پس یہ عہد وہ ہے جو بنی آدم نبیوں کے ذریعے بنی آدم امتیوں سے لیا جاتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے پوچھا۔ ہم میں اور آپ میں کیا فرق ہے جب نماز روزہ قرآن قبلہ ہم سب کا ایک ہے اس کا جواب ان کو میں نے مفصل دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز روزہ اعمال ہیں اور اعمال کی قبولیت کا دار و مدار ایمان پر ہوتا ہے۔ اور ایمانیات میں سے تمام رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ختم نبوۃ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق بھی ان کو تفصیل سے سمجھایا۔ (خاکسار حافظ جمال احمد)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے مسلمانانِ ہند کی عقیدت کے شاندار مظاہرے

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲ جون کو عظیم الشان جلسے

اتفاق، اتحاد، رواداری اور خوش اخلاقی کے مظاہر

ریاست ٹراونکور

اگرچہ بعض حسد و بغض کے پتلے اس عظیم الشان دینی خدمت میں سدِ راہ ہوئے۔ مگر ہزار شکر ہے کہ ہندوستان کے نہائت جنوبی حصہ یعنی ریاست ٹراونکور کے مختلف شہروں میں یہ تقریب نہائت کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ اور خوب بارونق جلسے ہوئے۔ مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

(۱) کوئلون۔ ۲ رجون بعد عصر مسٹر سی کے محمد (غیر احمدی) کی مشہور حویلی میں بصدارت مسٹر نیلا کھنٹ بی۔ اے۔ بی۔ ایل ایم ایل۔ سی جلسہ منعقد ہوا۔ بہت بڑی تعداد میں ہندو اور مسلم سامعین جمع ہوئے۔ سب سے پہلے جناب سید محمد باوا صاحب وکیل نے جلسہ کی غرض و غائت سے حاضرین کو ایک ولولہ انگیز تقریر سے واقف کیا۔ ازاں بعد صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر شروع کی۔ جس میں کامل توحید اور اخوت انسانی کے متعلق آنحضرت صلعم کی لاثانی تعلیم پر خوب روشنی ڈالی۔ اس کے بعد شریمان اسے ایم پٹے ایم اے بی ایل نے اپنی تقریر شروع کی۔ اور موثر پیرائے میں اس امر کو ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ تھے۔ دوسرا مقرر شریمان کے کنجی کرشنا پلے بی اے بی ایل تھے۔ آپ نے آنحضرتؐ کے عام حالات کے متعلق نہائت عمدہ طور پر روشنی ڈالی اور فرمایا۔ کہ ایک محقق مورخ اگر آنحضرت صلعم کی زندگی کا مطالعہ کرے۔ تو وہ بلا شک اس نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ وہ عظیم الشان انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں نسل انسانی کے لئے قابل تقلید تھے۔ اس طرح رات کے آٹھ بجے جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

(۲) اڑوا۔ انجمن ہدائت المتعلمین کے زیر اہتمام اور جناب مولوی ایم محمد عبدالقادر صاحب کی زیر صدارت قصبہ اڑوا میں تین بجے جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے آنحضرت صلعم کی پاک زندگی پر ایک مبصرانہ تقریر کی۔ یہ مولوی صاحب ریاست ٹراونکور کی چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی نئی روشنی اور نئی تہذیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ صدر کی تقریر کے بعد مسٹر کے سی نارائن نے تقریر کی جس میں اسلامی توحید اور اسلامی عبادت کے طریقے پر خوب روشنی ڈالی بعدہٗ مولوی محمد کنجو صاحب نے اپنی تقریر شروع کی اور اعدائے ملت کی بیہودہ دستیوں اور جھوٹے الزامات کا ذکر کیا۔ جو وہ آنحضرت صلعم کے نام پر لگاتے ہیں۔ تیسری تقریر مسٹر گوپال بی۔ اے کی تھی۔ جس میں انہوں نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے مختلف چیدہ چیدہ واقعات کا تذکرہ کیا۔ پھر صاحب صدر نے آخری تقریر کی اور بالآخر مسٹر ایم ایچ محمد کنجی کی طرف سے اظہار شکریہ کے بعد چھ بجے جلسہ ختم ہوا۔

(۳) کاین گولم۔ مقامی مسلم سماج کے زیر انتظام اور سماج کے مستقل پریذیڈنٹ اور میونسپل چیرمین جناب صاحب بہادر ایل صدیق سیٹھ صاحب کی زیر صدارت دو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول صاحب صدر نے آنحضرت صلعم کی پاک زندگی کے متعلق اپنی ابتدائی تقریر شروع کی۔ بعدہٗ پانچ مقررین نے نہائت عمدہ پیرائے میں سوانح سید الکونین کے مختلف پہلو بیان فرمائے جن میں دو مسلمان دو ہندو اور ایک عیسائی تھے۔ جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ مولوی کے کنجی احمد صاحب مسٹر کے ایم محمد قاسم۔ شریمان پی کرشنا پلے۔ مسٹر کے ودیارتھی۔ مسٹر سی ورگیس۔ جلسہ میں برہمن نائر ایزوا۔ عیسائی مسلمان وغیرہ مختلف جماعت کے بکثرت نمائندے شامل تھے۔ پانچ بجے کے قریب جلسہ اداء شکریہ اور گلاب پاشی سے تواضع کے بعد برخاست ہوا۔

ریاست کے صدر مقام ٹریونڈرم میں اور ایک مشہور مقام آلوائی میں جلسے کے انعقاد کی اطلاع ملی ہے۔ مگر کارروائی کی رپورٹ تا حال نہیں پہنچی۔ ان تمام مقامات پر غیر احمدی دوستوں کی کوشش اور انتظام سے جلسے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ جماعت احمدیہ مالابار کے جنرل سیکرٹری جناب ایم احمد صاحب آف کالی کٹ کی تحریک تھی۔ خداوند کریم ان تمام احباب کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کار خیر میں حصہ لیا ہے جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار عبداللہ مالاباری)

گھٹیکے بانگر (گورداسپور)

۲ رجون ۱۹۲۹ء جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین میں مسلمان ہندو سکھ سب تھے۔ لالہ کشن چند صاحب نے ایک نعت شان رسول اللہ میں بڑے تپاک سے سنائی اس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب مولوی رحیم بخش صاحب مولوی عبدالکریم صاحب اور احقر نے تقریریں کیں۔ (الراقم حکیم محمد یار)

لاہور

۲ رجون ۱۹۲۹ء بروز اتوار نو بجے شام میونسپل باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں لاہور کے ہندو مسلم احباب کا مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ عالیجناب سر میاں محمد شفیع صاحب کے سی آئی ای کی صدارت میں شروع ہوا۔ مگر میاں صاحب موصوف کو نصف وقت کے بعد ایک ضروری کام کے لئے جانا پڑا۔ تو انکی جگہ رائے صاحب لالہ رگھو ناتھ سہائے صاحب ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول لاہور نے آخر تک صدارت کی اس جلسہ میں دس ہزار سے زائد ہندو مسلم احباب شریک تھے۔ جلسہ میں جناب رائے صاحب لالہ رگھو ناتھ سہائے صاحب ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول لاہور۔ لالہ رام چند صاحب منچندہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر کونسل کی تقریریں نہائت کامیاب اور پسندیدہ تھیں۔ جلسہ نہائت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوا اس جلسہ نے ہندو مسلم اتحاد اور رواداری کی روح پبلک میں پیدا کرنے کا بہت بڑا کام کیا ہے۔ (فضل کریم وکیل سیکرٹری)

عورتوں کا جلسہ

۲ رجون ۱۹۲۹ء بروز یکشنبہ صبح ساڑھے سات بجے محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں لاہور کی ہندو و مسلم خواتین کا مشترکہ جلسہ زیر صدارت لیڈی عبدالقادر صاحبہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلم خواتین ایک ہزار سے زائد شریک ہوئیں۔ اس جلسہ میں "حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مذاہب سے معاملہ بلحاظ تعلیم و تعامل" اور "توحید باری تعالےٰ پر آپ کی تعلیم" اور "ورثہ" کے موضوعات پر کئی ہندو و مسلم خواتین نے لیکچر دیئے۔ جلسہ نہائت ہی کامیابی سے ہوا اس جلسہ میں بی بی امتہ اللہ بیگم صاحبہ۔ استانی تیمونہ بیگم صاحبہ۔ مسز محمد بیگ صاحب انسپکٹرس آف سکولز اور شریمتی استانی شکنتلا دیوی صاحبہ دختر لالہ کدار ناتھ صاحب سہگل کے لیکچر نہائت ہی مقبول ہوئے اور ہندو و مسلم خواتین ان سے بہت محظوظ ہوئیں۔ اس جلسہ نے لاہور کی ہندو و مسلم خواتین میں اتحاد اور رواداری کی بنیاد ڈال دی ہے۔ (سعیدہ سیکرٹری۔ لاہور)

سارچور (گورداسپور)

۲ رجون کا جلسہ زیر صدارت چودہری نور احمد خان احمدی دن کے ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ صدر جلسہ کی تقریر کے بعد مولوی بدر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کی تقریر اسوہ حسنہ رسول پاکؐ پر ہوئی باوجود سخت مخالفت کے جلسہ ہو گیا الحمد للہ۔ نیز زنانہ جلسہ ۲ رجون کو اعلیٰ پیمانہ پر ہوا۔ حاضری مستورات احمدی و غیر احمدی کافی تھی۔ نبی کریمؐ کے احسانات عورتوں پر اور ہمدردی مخلوق پر میری بڑی لڑکی نے تقریر کی اس کے بعد میری سب سے چھوٹی لڑکی نے علم اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا الحمد للہ

کھوکھر غربی (گجرات)

ہم نے خدا کے فضل سے ۲ رجون کو زیر صدارت چودہری سلطان علی صاحب [illegible]

بہمنہ ریاست پٹیالہ

۲ رجون کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ (عبدالعزیز)

اگوند ضلع کرنال

۲ رجون کو جلسہ سیرت النبی دھوم دھام سے منایا گیا۔ (ولی محمد)

ٹھروا (پٹیالہ)

۲ رجون بعد نماز عشاء جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ نعت خوانی کے بعد مولوی عبدالغنی صاحب نے توحید پر زبردست تقریر کی۔ (دین محمد)

کاکڑہ (پٹیالہ)

۲ رجون کو جلسہ سیرت النبی باوجود لوگوں کی مخالفت کے کامیاب ہوا۔ (عبدالحکیم)

تلونڈی ملک

جلسہ سیرت النبی کی تقریب ۲ رجون کو نہائت خوشی سے منائی گئی۔ (خاکسار فضل الرحمن)

تلونڈی راہوالی (گجرانوالہ)

۲ رجون مستورات کو جمع کر کے جلسہ کیا گیا۔ میں نے خاص نمبر الفضل سے ایک مضمون سنایا۔ ایک مضمون میری لڑکی نعیمہ بیگم نے پنجابی میں سنایا۔ دو غیر احمدی لڑکیوں نے مل کر درثمین کی نظمیں پڑھیں۔ عورتیں کافی آگئی تھیں۔ (عاجزہ حاکم بی بی)

بگول (گورداسپور)

۲ رجون جلسہ کیا گیا۔ ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک تقریریں ہوئیں۔ لوگوں نے بہت خوشی سے سنیں (خاکسار اسماعیل نمبردار)

سکھر

خدا کے فضل و کرم سے ۲ رجون کا جلسہ کامیاب ہوگیا۔ انگریزی اردو سندھی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ انگریزی اشتہارات ایک مسلم کلرک نے چھاپ کر دیئے۔ کاغذ ایک ہزار ایک نے دیئے۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے۔ چھ بجے شام سے لیکر گیارہ بجے تک جلسہ رہا۔ ہر قسم کے لوگ شامل ہوئے۔ دوسرے روز ۳ رجون کو غریب آباد میں اسی قسم کی تقریریں ہوئیں۔ حضور دعا فرمادیں مولا کریم اس کا اچھا نتیجہ پیدا کرے۔ (خاکسار عبدالکریم)

تحصیل شجاع آباد

تحصیل شجاع آباد میں ۲ رجون کو میں نے شجاع آباد گنویں جلالپور پیر والا اور پونٹہ میں جلسوں کا انتظام کردایا تھا۔ ان کے علاوہ گو گرداں تحصیل لودہراں میں بھی انتظام ہوگیا تھا۔ شجاع آباد خاص میں جلسہ اچھا کامیاب رہا۔ حاضرین میں اکثریت ہندو اصحاب کی تھی پہلے عبدالرحیم خان متعلم بی۔ اے۔ بہاولپور کالج نے مختصر سی تقریر کی پھر حاجی حافظ احمد حسن صاحب سب پوسٹ ماسٹر نے مقررہ موضوع پر ایک لمبا اور عالمانہ مضمون پڑھا۔ اچھا اثر ہوا۔ تیسرا مضمون شجاع آباد کے آریہ سماج کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر چھبیل داس ایل۔ ایم۔ پی اینڈ ایس کلکتہ نے پڑھا۔ (خاکسار عبدالرحمن آنمی آئی)

فیروزوالہ (گجرانوالہ)

۲ رجون زیر صدارت چوہدری عبدالقادر صاحب صاحب پلیڈر کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد شیخ مشتاق حسین صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیا۔ شیخ صاحب کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے لیکچر دیا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

دولووالی (گجرانوالہ)

چودھری عبدالقادر صاحب وکیل و سید محمد یوسف صاحب موضع دولووالی میں گئے۔ جہاں جلسہ کا انتظام چودھری خدابخش صاحب نے کیا ہوا تھا۔ حاضرین میں سکھ اصحاب کافی تھے۔ لیکچرار چودھری عبدالقادر صاحب وکیل و سید محمد یوسف صاحب تھے حاضرین اچھا اثر لیکر گئے۔

تلونڈی موسے خان (گجرانوالہ)

جلسہ زیر صدارت چوہدری فضل الٰہی صاحب ذیلدار ہوا۔ حاضرین کافی تھے۔ لیکچرار قاضی فضل الٰہی صاحب سکنہ گوجرانوالہ تھے۔ جلسہ کامیاب ہوا۔

پاک پٹن

چند ایک مخالفین سلسلہ اور دشمنان خدا و رسول نے لوگوں کو شمولیت جلسہ سے روکا۔ بایں ہمہ ہم نے خداوند کریم کے فضل و کرم سے ۲ رجون ۵ بجے شام کو منظر عام پر جلسہ گاہ کو دریوں اور کرسیوں وغیرہ سے خوب آراستہ کیا مسلمانوں اور ہندوؤں کے لئے پانی اور برف کا نہائت اعلےٰ انتظام کیا گیا۔ چودہری فضل الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے زیر صدارت جناب خواجہ عبیداللہ صاحب اختر تحصیلدار صاحب محال پاک پٹن تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف حالات پر نہائت مؤثر تقریر فرمائی لوگ سکون کے ساتھ سنتے رہے۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے ایک مختصر اور نہائت مدلل تقریر فرمائی۔ جس کو غیر مسلم اصحاب نے بہت پسند کیا۔ اور بخیر و خوبی جلسہ ختم ہوا۔ میں رائے صاحب لالہ گنگا رام صاحب۔ باوا جواہر داس چیلہ جنت ہر بھجن داس صاحب کا شکرگذار ہوں۔ جنہوں نے کمال مہربانی سے جلسہ کے واسطے دریاں اور کرسیاں عطا کیں (خاکسار خان محمد)

بمبئی

۲ رجون بمبئی میں زیر صدارت جناب محمد حسن خان صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ صاحب صدر اور بابو عبدالغنی صاحب اور ڈاکٹر نظام جی مناںطانی نے مؤثر تقریریں کیں۔ (خاکسار عبدالرحمن شاکر)

شاہدرہ (دہلی) میں جلسہ

مرکزی انجمن دہلی کے زیر انتظام ۲ رجون شاہدرہ میں نہائت کامیاب جلسہ ہوا۔ دہلی سے اخویم محمد صدیق صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب کو تقریروں کے لئے بھیجا گیا ہر دو اصحاب کی تقریروں کو سامعین نے نہائت دلچسپی سے سنا۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی)

مہرولی (صوبہ دہلی) میں جلسہ

۲ رجون کو مہرولی میں مرکزی انجمن دہلی کے زیر اہتمام جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ برادرم محمد اشفاق صاحب احمدی نے روشنی اور فرش وغیرہ کا عمدہ انتظام کیا تھا۔ لیکچروں کے لئے دہلی سے بھائی محمود احمد صاحب اور مولوی حبیب اللہ صاحب کو روانہ کیا گیا تھا۔ ہر دو اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر تقریریں کیں۔ جس کا حاضرین پر عمدہ اثر ہوا۔
(خاکسار عبدالحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی)

کوسمبا اسٹیشن (ریاست بڑودہ)

۲ رجون آٹھ بجے صبح کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ جناب پٹیل احمد محمد اسماعیل صاحب صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے گجراتی زبان میں نہائت پر مغز تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محمد عباس علی صاحب نے تقریر کی۔ جس کا حاضرین جلسہ پر بڑا اثر ہوا۔ اختتام جلسہ پر پھول پان وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ (رپورٹر)

سونگڑہ (اڑیسہ)

اس انجمن نے تین مقامات پر جلسے کرائے اور تینوں میں ہندو پریزیڈنٹ تھے تقریریں اردو اور اڑیہ میں ہوئیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ پر اچھا اثر پڑا۔ عورتوں کا بھی جلسہ کرایا گیا جس میں محترمہ خاتون بنت مولوی عبدالحکیم کٹکی نے تقریر کی۔ اور دوسری بہنوں نے نظم خوانی اور تلاوت کی۔ غیر احمدیوں نے نہ صرف شرکت سے انکار کیا بلکہ بالمقابل اپنا جلسہ بھی کیا۔ (عبدالحکیم کٹکی)

چک ۴۳ جنوبی (جھنگ)

۲ رجون بصدارت چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار بڑی شان سے جلسہ ہوا۔ سامعین میں غیر مسلم بھی موجود تھے۔ کرامت علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے تقریر کی۔ جو نہائت اعلےٰ تھی۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ میں نے بھی تقریر کی۔ جس کے بعد بڑی خوبی سے جلسہ سرانجام ہوا۔ (چوہدری غلام حیدر نمبردار)

باڑیوال آوانال ضلع لدھیانہ

باوجود مخالفت جلسہ کیا گیا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے نہائت عمدہ لہجہ میں تقریر کی۔ حاضرین نے شکریہ ادا کیا۔ (غلام محمد)

باموقعہ اراضی قابل فروخت موجود ہے

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلہ دار البرکات میں ریلوے روڈ کے اوپر اور نیز اندرون محلہ عمدہ عمدہ موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں سڑک والے قطعات کی قیمت ۳۵ روپے فی مرلہ اور پچھلے قطعات کی ۲۵ روپے فی مرلہ مقرر ہے یہ محلہ سٹیشن کے بالکل سامنے ہے اور موجودہ قطعات سٹیشن سے صرف تین چار منٹ کی مسافت پر واقع ہیں سڑک پر دو کنال سے کم اور اندرون محلہ دس مرلہ سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا خواہشمند احباب خاکسار کیساتھ خط و کتابت فرمائیں ؛

اس کے علاوہ ایک قطعہ کم و بیش دو کنال کا پرانے بازار کے منہ پر قادیان کی پرانی آبادی کے غربی جانب قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں ؛

خاکسار مرزا بشیر احمد (ایم اے) قادیان ؛

ایک نہایت نادر موقعہ کی زمین

محلہ دار الفضل غربی قادیان میں ہمارا ایک قطعہ اراضی جس کا رقبہ ایک کنال چودہ مرلے ہے۔ برلب سڑک کلاں قابل فروخت ہے یہ سڑک اس قطعہ کے غربی جانب ہے۔ جو کہ شہر سے ہسپتال تعلیم الاسلام ہائی سکول (جو کہ اس قطعہ کے بالکل سامنے ہے) نواب صاحب کی کوٹھی اور احمدیہ فارم سے ہوتی ہوئی سٹیشن تک جاتی ہے۔ قطعہ کی جانب جنوب و شمال گلیاں بھی ہیں۔ اس کے کونے میں ایک چاہ آب نوشی موجود ہے جس میں ہمارا تہائی حصے کا حق ہے۔ زمین نہایت باموقعہ اور علاوہ بہت محفوظ ہونے کے ہموار جگہ پر واقعہ ہے ایسے موقعے شاذ و نادر ہی پیدا ہوتے ہیں۔ خواہشمند اصحاب خود تشریف لاکر یا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ فرمائیں۔

خاکسار

خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی

(ابن ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین مرحوم) قادیان دارالامان

ضلع گورداسپور پنجاب

منصوری آنیوالے احباب کیلئے

ضروری اطلاع

چونکہ منصوری پہاڑ پر لوگ اسقدر کثرت سے آئے ہیں کہ ہمارے پہاڑ پر کوئی کوٹھی بنگلہ خالی نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی ایک آدھ کہیں مل بھی جائے تو دو ہزار اور پندرہ سو روپیہ سے کم کے کرایہ کی نہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے یہاں بھی قطعاً ایک آدمی کے ٹھہرنے کی گنجائش نہیں۔ چونکہ کئی ایک دوستوں کے ہمارے پاس خطوط آرہے ہیں جنکو ہم مندرجہ بالا مجبوریوں کے متعلق بذریعہ تار اور خطوط کے اطلاع دے رہے ہیں۔ کہ تاوقتیکہ اتنے گراں کرایہ پر کوٹھی کا بندوبست پہلے نہ کرلیں۔ منصوری پہونچ کر مزید تکلیف نہ اُٹھاویں محض تکلیف سے بچانے کے لئے اس اطلاع کو ہم بذریعہ اخبار شائع کرتے ہیں ؛

خاکسار سید عبد المجید احمدی کمرشل ہاؤس

کوہ منصوری

ذی اثر احباب توجہ فرمائیں

قادیان میں کچھ لوہار ترکھان بیکار ہیں۔ کام ہر ایک قسم کا جانتے ہیں بیکاری کیوجہ سے سخت تکلیف میں ہیں جماعت کے ذی اثر احباب سے درخواست ہے کہ جو ایسے لوگوں کو کام پر لگوا سکتے ہوں۔ یا کام مہیا کر سکتے ہوں وہ انکے لئے کام کا انتظام فرماکر امداد فرمادیں اور دفتر ہذا میں اطلاع دیں ؛ ناظر امور عامہ قادیان

مسلمانوں سے رسول اللہ کی آخری وصیت

یہ ہے کہ قرآن مجید اور اسوۂ اہل بیت کو اپنا رہنما بنائیں۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو تاجدار مدینہ اس حکم کو فراموش نہیں کرتے اگر آپ کے دل میں بھی عشق نبی کا شرارہ پوشیدہ ہے تو

ہندوستان کے بہترین رسالہ ”پیشوا“ دہلی

کے مستقل خریدار بن جائیے۔ یہ آپ کو قرآن مجید کی عملی تعلیم دے گا یہ آپ کو اہل بیت رسول کا اسوۂ حسنہ بتائے گا۔

مذہبی تعلیمات کے علاوہ رسالہ **”پیشوا“** اپنے جس مخصوص اچھوتے رنگ میں سیاسی و تاریخی مضامین۔ روح پرور نظمیں۔ کیف مدامان فسانے پیش کرتا ہے اس کی مثال کسی دوسرے اخبار یا رسالہ میں دستیاب نہیں ہوسکتی۔ علاوہ بریں فخر کائنات کی ولادت مقدس کی یادگار میں ایک نہایت ضخیم اور مقدس مقامات کے ڈیڑھ سو عکسی بلاکوں والا

رسول نمبر

شائع ہوگا جو مستقل خریداروں کو مفت دیا جائے گا۔ اور عام طور پر اس کی قیمت دو روپے سالانہ ہوگی اس لئے آج ہی خریداران پیشوا کے زمرے میں داخل ہوجائیے چندہ سالانہ صرف عگار، اتنا ضخیم اتنا عجیب اتنا مفید اور نفاست رسالہ ہندوستان میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ پتہ: **مینیجر رسالہ پیشوا دہلی**

ہندوستان کی خبریں!

میرٹھ۔ ۲۵ جون۔ مندرجہ ذیل برقی پیغام واکسرائے کو بھیجا گیا ہے۔

"جناب نے چیمسفورڈ کلب میں جو تقریر کی ہے۔ مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزم اس کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں آپ نے ان امور تنقیح کا ذکر کیا ہے۔ جو مقدمہ زیر سماعت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے منصفانہ سماعت ناممکن ہو گئی ہے۔ اسی مضمون کا ایک برقی تار وزیر اعظم برطانیہ کو بھی بھیجا گیا ہے

رنگون۔ ۲۵ جون حال ہی میں جو سیلاب آئے ہیں ان کی وجہ سے ایک لاکھ مربع میل اراضی تباہ ہو گئی ہے غلہ جات کے ذخائر تخم اور اناج کے انبار دریا برد ہو گئے ہیں۔ دس ہزار گھرانے خانماں ویرانی کی حالت میں جائے پناہ کے متلاشی ہیں کئی ہزار مواشی غرقاب ہو چکے ہیں۔

انبالہ۔ ۲۴ جون گھگھر ندی میں ایک بیک طغیانی آ گئی۔ چند منٹ کے اندر اندر پانی آٹھ فٹ چڑھ آیا۔ کل ایک لاری سیلاب کی زد میں آ گئی۔ مگر ڈرائیور اور گیارہ مسافر معجزانہ طور پر بچ رہے۔ لاری سے تھوڑے ہی فاصلے پر بھیڑوں کا گلہ چر رہا تھا۔ وہ بھی دریا برد ہو گیا۔

رنگون۔ ۲۴ جون۔ دخانی کشتی "مہامایا" دریائے کالادان کے بالائی حصہ میں طوفان کی لپیٹ میں آ گئی۔ اور تباہ ہو گئی چھپن مسافر ڈوب گئے۔ گورنر صاحب نے غرق شدہ افراد کے ورثا اور متعلقین کے ساتھ بذریعہ تلغراف اظہار ہمدردی کیا۔

شملہ۔ ۲۵ جون۔ وزرا اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے افسران اعلےٰ کا مشاورتی جلسہ یہاں ۱۱ جولائی کو منعقد ہوگا۔ جس میں آل انڈیا میڈیکل کونسل کے قیام کے لئے حکومت ہند میں جو مسودہ قانون پیش ہونے والا ہے اس پر غور کیا جائے گا۔

میرٹھ ۲۵ جون۔ آج مسٹر لینگ فورڈ جیمز وکیل سرکاری کی افتتاحی تقریر کے اختتام پذیر ہونے کے بعد مسٹر ڈی پی سنہا نے دفعہ ۵۲۶ کے ماتحت مقدمہ سازش کے انتقال کی درخواست پیش کی۔ مقدمہ کی سماعت ۹ جولائی پر ملتوی کر دی گئی۔

پشاور ۲۴ جون۔ پشاور اور کابل کے درمیان سلسلہ بے تار برقی بدستور مسدود ہے۔ سردار علی احمد جان کی رہائی کی افواہ ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرنیل نادر خان کی طرف سے جس حملہ کا خطرہ لگا ہوا تھا وہ شروع ہو گیا ہے۔ اور جرنیل نادر خان نے کابل پر چڑھائی کر دی ہے ؛

شملہ ۲۶ جون۔ جرنیل غلام نبی خان کے روس چلے جانے اور مزار شریف موجودہ حکمران کابل کی فوجوں کے پھر قابض ہو جانے کی خبروں کی تصدیق ہو گئی ہے۔

بنگلور ۲۵ جون میسور کونسل میں فساد دیدہ علاقوں...

کے متعلق تحریک التوا کا جواب دیتے ہوئے سرکاری رکن نے سب ڈویژنل افسر کے اس فیصلہ کی تعریف کی۔ جو اس نے پولیس کو گولی چلانے کا حکم دینے میں صادر کیا آپ نے کہا۔ کہ میری رائے میں فائر کرنا ضروری تھا۔ امن قائم کرنے کی غرض سے حکومت کا ارادہ ہے کہ تمام ملزموں کو سزا دی جائے۔

پشاور۔ ۲۶ جون۔ کابل کی آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ کابل ابھی تک مفتوح نہیں ہوا۔ اور نہ لڑکا بل گرفتار ہوا ہے۔

بمبئی کے امن عامہ کے لئے جو منصف مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں مسز جنابائی ووکڈ کا نام بھی ہے۔ آپ نے ہندوؤں کی اچھوت اقوام میں نمایاں معاشرتی کام کیا ہے۔

پشاور۔ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ حکمران کابل نے سونے کے سکے ڈھالنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس سکہ کا نام حبیبیہ رکھا ہے اس کی قیمت ۳۰ روپیہ کابلی قرار دی گئی ہے۔

لاہور ۲۴ جون۔ ریلوے ورکشاپ کے مقدمہ آتشزدگی میں ایک ریلوے ملازم مسمی نند لال کے خلاف زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند جو آگ لگانے کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا آج فیصلہ سنا دیا گیا۔ مجنوں الناموس میں ملزم کو سات سات سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے سزائیں ایک ہی وقت میں شروع ہونگی۔

بمبئی۔ ۲۶ جون۔ سر آغا خان آل انڈیا مسلم کانفرنس کی نیابت انگلستان میں کرینگے۔ تاکہ نہرو رپورٹ کی تائید میں جو پروپیگنڈا وہاں کیا جا رہا ہے۔ اس کا جواب دیا جا سکے اور ملک کے دستور اساسی میں ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

لاہور ۲۴ جون آج مقدمات قتل سانڈرس سازش اور بم فیکٹری کے سلسلہ میں ماخوذ ملزمین کا ریمانڈ ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے انہیں پنڈت سری کرشن سپیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ڈیڑھ بجے کے قریب مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ جبکہ سرکاری وکیل نے چھ ملزموں کے خلاف زیر دفعات $\frac{۳۰۲}{۱۰۹}$ و ۱۲۰ ب اور ۱۲۱ الف عدالت میں چالان پیش کرتے ہوئے درخواست کی۔ کہ مقدمہ ۱۴ دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ آپ نے کئی ایک وجوہات پیش کیں۔ اگرچہ وکلائے صفائی نے مخالفت کی۔ لیکن عدالت نے فیصلہ سنا دیا کہ مقدمہ ۱۰ جولائی تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

شملہ ۲۷ جون سر شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ جو شملہ عدالتوں کے معائنہ کے سلسلہ میں گئے ہیں۔ ان کے اعزاز میں گرانڈ ہوٹل میں ٹی پارٹی دی گئی۔

بمبئی ۲۷ جون آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو نے حال ہی میں اپنے بیان کے ذریعے اپنے آپ کو ڈکٹیٹر ظاہر کیا ہے آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ نہرو رپورٹ کو تمام قوموں کی تائید حاصل ہے۔ مسلمان اس کی حمایت نہیں کرتے۔ کیونکہ اس میں ان کے حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۲۳ جون "آبزرور" کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ روس اور برطانیہ کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ لنڈن میں جرمنی کے سفیر اور ماسکو میں ناروے کے سفیر روسی اور برطانوی مفاد کی نگہداشت کر رہے ہیں۔ انہی کی وساطت سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہر دو ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات از سر نو قائم کئے جائیں۔

لنڈن۔ ۲۴ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور حجاز کے درمیان سفارتی تعلقات قائم کئے جانے کا انتظام ہو گیا ہے۔ عنقریب ہر دو دولتوں کے سفارت خانے کھل جائیں گے برطانوی نمائندہ غالباً جدہ میں رہے گا۔ کیونکہ مکہ معظمہ میں غیر مسلموں کو قیام کرنے کی اجازت نہیں۔

لنڈن۔ ۲۴ جون۔ امریکہ کے حبشیوں نے پریذیڈنٹ ہوور کے پاس درخواست کی ہے۔ کہ آئنر کمیشن کو اختیارات دیئے جائیں۔ کہ وہ حبشیوں کو گوروں کے روند کر مار ڈالنے کے واقعات کی بھی تحقیقات کرے۔

لنڈن۔ ۲۵ جون۔ مزدوروں کی وزارت اب مکمل ہو گئی ہے۔ مسٹر بین سمتھ جو کسی زمانہ میں کوچوان تھے۔ شاہی محل کے خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر جان ہیری جیمز دالس چیمبرلین بنائے گئے ہیں۔ آپ کسی زمانہ میں پولیس کے کانسٹبل تھے۔ اور پولیس والوں نے جو ہڑتال کی تھی۔ اس کے رہنما تھے۔

ہیڈلے فیلڈ۔ ۲۶ جون۔ گذشتہ رات یہاں سے ہوائی جہازوں کے مستقر میں لاسلکی ٹیلیفون کا ایک نادر مظاہرہ ہوا۔ رائٹر کے نیویارک کے عملہ کے ایک رکن نے ایک ہوائی جہاز میں بیٹھ کر جو دو ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ رائٹر کے دفتر واقع لنڈن کے ایک نمائندے سے گفتگو کی۔

لنڈن۔ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ کونسے طریقوں پر عمل کیا جائے کہ جس سے حکومت روس کو تسلیم کر لیا جائے۔ ایسا کرنے کے لئے لیبر حکومت کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ پارلیمنٹ کے کانزرویٹو اور لبرل ممبر ایسا کئے جانے کے سخت خلاف ہیں۔

ڈربن۔ ۲۶ جون۔ ژالہ باری سے جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا اندازہ ۵ لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔ ایسی تباہ کن ژالہ باری اس سے پیشتر یہاں کبھی نہیں ہوئی۔ چند ہی منٹوں میں تمام شہر میں آٹھ انچ اولے پڑ گئے۔ جن میں سے بعض کی گولائی ۴ انچ تھی ؛

لنڈن۔ ۲۵ جون۔ مقدمہ سازش میرٹھ میں سرکاری وکیل مسٹر لینگ فورڈ جیمز نے جو ابتدائی تقریر کی تھی مزدور اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے اسے حیران کن کارروائی سے تعبیر کیا ہے۔ مسٹر جیمز نے روس کو تنگدل۔ ظالم۔ جابر اور برٹش گورنمنٹ کو ... بیان کیا ہے۔ لیبر گورنمنٹ اسے پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ روس سے تعلقات قائم ...

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر ... کے لئے قادیان سے شائع کیا)